نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خادم کیتھلی

سوئے طیبہ جو جاتی ہے وہ روشن رہ گذر دیکھوں
نبی کا آستاں منزل ہے جس کی وہ سفر دیکھوں

مرے مولا اسی اک آرزو کے ساتھ زندہ ہوں
کبھی شہر نبی کے جگمگاتے بام و در دیکھوں

نگاہِ شوق ہو اور اُس تجلّی گاہ کے منظر
مہ و خورشید گلیوں میں ستارے فرش پر دیکھوں

کبھی ماہ مبیں چمکے کبھی مہر مبیں ابھرے
مدینے کی شبِ انور، مدینے کی سحر دیکھوں

یہ موسم ہجر کا کب تک رہیگا دشت ہستی میں
بہارِ قرب کا موسم بھی یارب اِک نظر دیکھوں

کہیں عکس رخِ روشن کہیں نور جمال اُن کا
ہزاروں آئنوں میں صنعتِ آئینہ گر دیکھوں

جہاں ذوقِ عقیدت کامراں ہوتا ہے وہ کوچے
جہاں بگڑی ہوئی تقدیر بنتی ہے وہ در دیکھوں

حدودِ گنبدِ خضریٰ میں گر میری رسائی ہو
بحدِّ آرزو دیکھوں بتوفیقِ نظر دیکھوں

میں خادم جس دیارِ پاک کو اک بار دیکھ آؤں
اسے بار دگر، بار دگر، بار دگر دیکھوں

شاہین بھٹی
اسلام آباد

مرزائی پاکستان کو پٹرول میں خودکفیل ہونے میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں

- اٹیمی توانائی کمیشن میں مرزائیوں کی ناجائز بھرتی
- وفاقی اور صوبائی محکموں میں موجود مرزائی افسروں کی فہرست

جب سے وطن عزیز پر پیپلز پارٹی برسر اقتدار پر جلوہ گر ہوئی ہے اس کے دبے ہوئے کیڑے اور پہلے دم سادھ کونوں کھدروں سے باہر آنا شروع ہو گئے ہیں ان کی سلامتی اور بقاء پیپلز پارٹی کے اقتدار و سیادت سے مشروط ہے وہ قادیانی افسر جو "بے امر کی مجبوری" بیرون ملک فرار ہو گئے تھے واپسی کے لیے رخت سفر باندھ رہے ہیں

ہیں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے دیرینہ دوست ڈاکٹر شہزاد صادق قادیانی بھٹو صاحب کے دور میں آئل اینڈ گیس کارپوریشن کے ڈائریکٹر بنا دیئے گئے تھے۔ بھٹو صاحب کا اقتدار غروب ہوتے ہی رات کی تاریکی میں اپنا اسباب سمیٹ کر بیرون ملک بھاگ گئے تھے اب دوبارہ آئل اینڈ گیس کارپوریشن کے چیئرمین کا منصب سنبھالنے کے لیے بڑے بے قرار بیٹھے ہیں حالانکہ ان کے فرار ہونے کے بعد یہ ادارہ قادیانیوں کے تسلط میں ہی رہا۔

ذکاء الدین ملک (موجودہ چیئرمین) انہی کے آدمی تھے اور انہی کی ایماء پر لندن سے واپس طلب کیے گئے تھے ڈاکٹر شہزاد صادق کی عدم موجودگی میں ذکاء الدین ملک مرزا قادیانی زعماء کی ہدایت کے مطابق ہی اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے اور دے بھی رہے ہیں مگر پیپلز پارٹی ڈاکٹر شہزاد کی واپسی میں گہری دلچسپی لے رہی ہے۔ قادیانی ٹولہ ان کی واپسی کے لیے چشم براہ ہے۔

آئل اینڈ گیس کارپوریشن ایک ایسا ادارہ ہے جہاں قادیانی حضرات ایک مدت سے سرگرم عمل ہیں۔ پٹرولیم کی وزارت میں آنے والے سیکرٹری بھی اسی ٹولہ سے تعلق رکھتے ہیں تاکہ پاکستان تیل کی پیداوار میں خودکفیل ہونے کے قابل نہ ہو سکے۔ سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو کے دور میں حاجی حنیف طیب جب وزارت پٹرولیم کے وفاقی وزیر بنائے گئے تھے تو چند ماہ میں ہی انہوں نے محسوس کر لیا تھا کہ اس وزارت میں قادیانیوں کی جڑیں بہت گہری ہیں محترم حاجی صاحب نے جونیجو صاحب کی خدمت میں قادیانیوں کی ایک لمبی فہرست سامنے رکھتے ہوئے بڑی دردمندی سے عرض کیا تھا کہ جب تک یہ وزارت اور آئل اینڈ گیس کارپوریشن قادیانیوں کے تسلط سے آزاد نہیں ہوگی پاکستان تیل اور گیس کی پیداوار میں خاطر خواہ ترقی نہیں کر سکتا مگر جونیجو صاحب نے حاجی صاحب سے یہ کہہ کر معذرت کر لی تھی کہ ملک کے کئی دوسرے اداروں میں یہ لوگ بڑے بڑے مناصب پر فائز ہیں اس لیے ان کو فی الفور نکالنے سے حکومت کے لیے بڑی پریشانیاں ہو سکتی ہیں۔

حال ہی میں سابق وفاقی محتسب جسٹس سردار اقبال کے برادر نسبتی طارق حمید خان کو، جو سوئی ناردرن گیس کمپنی کے منیجنگ ڈائریکٹر تھے، پٹرولیم کی وزارت کا سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے طارق حمید خان کٹر قادیانی ہے اور اس کا تعلق ماری خاندان سے ہے یہ بات قابل ذکر

ہے کہ وزیر اعظم کے مشیر کرنل نصیر اللہ بابر کا تعلق بھی اسی خاندان سے ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ کرنل نصیر اللہ بابر کی خواہش پر وزیر اعظم نے ایک ایسے شخص کو جو سی ایس پی افسر نہیں ہے یک لخت پٹرولیم کی وزارت کا سیکریٹری مقرر کیا۔ اس سلسلے میں ایک اور کہانی بھی اسلام آباد کے سرکاری حلقوں میں گردش کر رہی ہے کہ وفاقی وزیر تعمیرات جناب جہانگیر بدر، ہمایوں فیض رسول جو نیشنل ہاؤسنگ اتھارٹی کے ڈائریکٹر جنرل ہیں، کو سیکرٹری پٹرولیم بنانا چاہتے تھے۔ ہمایوں فیض رسول، ایف کے بندیال کے برادر نسبتی ہیں ان کی بطور سیکرٹری تقرری کے لیے جہانگیر بدر نے وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے احکامات بھی حاصل کر لیے تھے کہ اسی اثناء میں کرنل نصیر اللہ بابر، طارق حمید خان کے احکامات بھی لے گئے جناب جہانگیر بدر کو جب یہ اچانک اطلاع ملی کہ کرنل صاحب انہیں اوور ٹیک کر گئے ہیں تو فرطِ غضب سے ان کی حالت دیدنی تھی۔ مشیر اور وزیر ایک دوسرے کے مدمقابل آ گئے ہیں۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس تصادم کا نتیجہ کیا برآمد ہو۔ تاہم یہ بات طے ہے کہ سر دست وزارتِ پٹرولیم اور قدرتی وسائل میں قادیانی ٹولے کا پلڑا بھاری ہے ان کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ تیل کی پیداوار کم سے کم ہو اور قومی سرمایہ پانی کی طرح بہایا جاتا رہے تاکہ پاکستان بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے بھاری قرضوں سے کبھی سبکدوش نہ ہو سکے۔ زکا الدین ملک اسی کام پر مامور ہیں۔ انہوں نے بے شمار ایسے کنوؤں کی کھدائی کی جہاں کارپوریشن کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا یہ اس قدر با اثر ٹولہ ہے کہ ان کے سامنے وزراء اور سربراہ حکومت بھی بے بس ہو کر رہ جاتے ہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

قبل ازیں "چٹان" نے اپنے متعدد مضامین میں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ قادیانی ایٹمی توانائی کمیشن ایسے ادارے میں بھی اپنا تسلط قائم کر چکے ہیں ڈاکٹر عبدالسلام کے بھائی سمیت کوئی ۲۸ کے قریب قادیانی نہایت اہم عہدوں پر کام کر رہے ہیں کمیشن کے سربراہ منیر احمد خان، ڈاکٹر عبدالسلام کے طلسم میں گرفتار ہیں اسی کے زیر اثر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں چٹان کے باخبر ذرائع کے مطابق کلدیپ نیئر کا پاکستان آنا اور بعد ازاں مشاہد حسین ڈاکٹر اے کیو خان کی اقامت گاہ تک رسائی حاصل کرنا، نام نہاد انٹرویو کی بین الاقوامی سطح پر نشر و اشاعت اور اس شرانگیز مہم کے نتیجہ میں امریکی امداد کی معطلی کی سازش، ان تمام منصوبوں کے عقب میں منیر احمد خان کے رول کو کسی طور نظر انداز نہیں کیا جا سکتا یہ بات پولیس کے ذریعے عام ہو چکی ہے کہ منیر احمد خان نے اپنے سینیئر سٹاف کو ہدایت کر دی ہے کہ ڈاکٹر اے کیو خان کو کسی قسم کی معلومات مہیا نہ کی جائیں منیر احمد خان کی عمر مئی ۱۹۸۹ء میں ۶۳ سال ہو جائے گی جبکہ ریٹائرمنٹ کی عمر ۶۰ سال مقرر کی گئی ہے۔ ان کی مدتِ ملازمت میں توسیع بھی مشہور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کی سفارش پر ہوئی تھی اس سال مئی میں ان کی توسیع شدہ مدت بھی ختم ہو جائے گی۔ مگر منیر احمد خان کو مزید ۳ سال کی توسیع دی جا رہی ہے۔ پی اے آر سی کے چیئرمین ڈاکٹر امیر احمد کے قادیانی ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہا۔ موصوف اپنے بعض ہم خیال اخبار نویسوں سے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے انہیں آج تک اس بات کا قلق ہے کہ کہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز کو ان کی تحویل میں کیوں نہیں دیا گیا۔ نجی محفلوں میں وہ بلا تامل ان خیالات کا اظہار کرتے ہیں کہ ڈاکٹر اے کیو خان تو فلزات کے ایکسپرٹ ہیں۔ جوہری توانائی کی سائنس سے ان کا کیا تعلق ہے جوہری توانائی میں اپنی ڈاکٹریٹ کی ڈگری کا بڑے فخر سے چرچا کر کے کہتے ہیں کہ ڈاکٹر اے کیو خان نے بھٹو صاحب کو ایٹم بم بنانے کا سبز باغ دکھایا مگر اس شعبہ میں ان کی کارکردگی حوصلہ شکن ہے ڈاکٹر اے کیو خان کے خلاف اپنے کینے کا اظہار وہ برملا نجی محفلوں میں کرتے رہیں حالانکہ وہ گذشتہ

۲۱ سال سے زرعی ترقیاتی کونسل کے چیئرمین چلے آ رہے ہیں مگر اس شعبہ میں کون سا تیر مارا ہے؟ قوم کو ان کی کسی نمایاں کارکردگی کا آج تک علم نہیں ہو سکا انہوں نے پی اے آر سی میں اس امر کا خاص خیال رکھا ہے کہ کسی مسلمان کو ممبر نہیں بننے دیا تاکہ اور وہ بہتی گنگا سے خوب ہاتھ دھو سکیں جب کہ پاکستان کے نامور ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی خدمات کا اعتراف ہر با شعور شہری کرتا ہے۔ سرکاری سطح پر یہ اعزاز آج تک کسی کو حاصل نہیں ہو سکا کہ کسی ادارے کو کسی زندہ شخص سے منسوب کر دیا جائے جنرل ضیاء الحق مرحوم نے کہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز کو ان کے نام سے منسوب کیا ہے اور یہ وہ عظیم شخصیت ہے جس سے پورا بھارت لرزہ بر اندام ہے، وائٹ ہاؤس میں

اس نام سے کھلبلی مچ جاتی ہے اسرائیل کہوٹہ سنٹر کی تباہی کے لیے کئی بار منصوبے بنا چکا ہے۔ آج بھارت نے اگر پاکستان کے ساتھ ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنے کا معاہدہ کیا ہے تو درحقیقت اس کا تمام کریڈٹ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو جاتا ہے آج اگر ہندو پر کسی کی دہشت طاری ہے تو ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہی ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہود اور ہنود کی طرح ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے سب سے بڑے دشمن قادیانی ہیں پیپلز پارٹی کو کم از کم اس پہلو پر ضرور غور کرنا چاہیے کہ اس پارٹی کے بانی جناب بھٹو ہی ڈاکٹر صاحب کو ہالینڈ سے یہاں لائے تھے اور یہ عظیم منصوبہ ان کی تحویل میں دے دیا تھا ڈاکٹر صاحب نے نہایت قلیل عرصے میں پاکستان کو یورینیم کی افزودگی کے معاملے میں مہارت پر برتری ثابت کر دی۔ جوہری توانائی کے ماہرین کے لیے یہ اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ ایک دنیا انگشت بدنداں ہو کر رہ گئی ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام ۲۱ سال تک سائنسی مشیر رہے صدر ایوب سے لے کر بھٹو صاحب کے ادوار تک وہ سیاہ و سفید کے مالک رہے انہوں نے اپنے دور میں اس امر کا خاص خیال رکھا کہ کسی جوہر قابل کو جوہری توانائی کے اداروں کے قریب پھٹکنے نہ پاتے بلکہ چن

چن کر انہیں نکال باہر کیا اور اپنے زیر اثر سیاست دانوں کو اکاموڈیٹ کیا۔ یہ حقیقت بھی اب طشت ازبام ہو چکی ہے کہ انہیں نوبل انعام کسی اہلیت کی بنیاد پر نہیں بلکہ سیاسی بنیاد پر دیا گیا ہے آئن سٹائن کی صد سالہ برسی کے موقع پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس مرتبہ سائنس پر نوبل پرائز قادیانی لابی میں جانا چاہیے چنانچہ قرعہ فال ڈاکٹر عبدالسلام کے نام نکلا۔ یہودیوں کا خیال تھا کہ ڈاکٹر سلام نوبل انعام پاکر پاکستان میں عزت و توقیر حاصل کریں گے اور وہ اپنے اس گماشتہ کی وساطت سے پاکستان کے جوہری اداروں پر اپنی گرفت مضبوط رکھ سکیں گے پاکستان کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اہل یہود کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ خاموش ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ وہ پہلے سے زیادہ سرگرم ہو گئے ہیں جنرل ضیاء نے اگرچہ انہیں ناصر پر رکھا۔ مگر قادیانیوں کی حاکمیت اور اثر و رسوخ کا یہ عالم تھا کہ حبیب چٹان نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا پہلا ہلچل خیز انٹرویو شائع کیا تو جنرل ضیاء پر ان کا دباؤ بڑھ گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے انٹرویو میں کہا تھا کہ ڈاکٹر سلام کو اہلیت کی بجائے سیاسی بنیاد پر نوبل انعام دیا گیا۔ اس انٹرویو کے شائع ہوتے ہی جنرل ضیاء نے ٹیلی فون پر ڈاکٹر صاحب کو ہدایت کی کہ وہ اس کی تردید کریں ڈاکٹر صاحب جنرل ضیاء کی ہدایت پر خاصے جز بز ہوئے مگر انہیں بہرکیف صدر کی بات ماننا پڑی چنانچہ انہوں نے چٹان کے نام ایک مکتوب میں بڑے ہی محتاط انداز میں اور اس سلیقہ اور خوش اسلوبی سے تردید کی کہ پڑھنے والوں نے واضح طور پر محسوس کیا کہ ڈاکٹر صاحب بہ اکراہ تردید پر آمادہ ہوئے ہیں یہ تردید ایسی تھی کہ اس سے ان کے انٹرویو کے مذکورہ حصہ کی تائید ہو رہی تھی۔

اگرچہ جنرل ضیاء نے اپنے پورے دور حکومت میں کہوٹہ سنٹر کے لیے بجٹ پر کوئی پابندی نہیں لگائی اور انہیں کام کی آزادی تھی مگر قادیانی ان پر کسی نہ کسی انداز میں اثر انداز ہوتے رہے قادیانیوں نے انہیں کھلے عام دھمکی دی کہ بھٹو نے ہمارے خلاف

دستور میں ترمیم کر سکا اپنی راہ میں کانٹے بو سکے تھے ان کی یہ دھمکی منسلبہ اخبارات میں شائع ہوئی کہ جنرل ضیاء کو بھٹو کے انجام سے سبق حاصل کرنا چاہئے جنرل ضیاء کو کہا گیا کہ اگر اس نے قادیانیوں کے خلاف اقدامات جاری رکھے تو ان کا انجام بھی مسٹر بھٹو سے مختلف نہ ہوگا۔

٭ ٭ ٭ ٭

۵ فروری کو جنرل مرزا اسلم بیگ نے نیشنل ڈیفنس کالج میں نیشنل ڈیفنس اور آرمڈ فورسز جنگی کورسوں کے شرکاء کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ایک انتہائی نشاط انگیز انکشاف کیا ہے کہ پاکستان نے زمین سے زمین پر مار کرنے والے دور مار میزائلوں کو چلا کر کامیاب تجربہ کیا ہے۔ ان میزائلوں میں سے ہر ایک کی رینج اسّی کلومیٹر اور تین سو کلومیٹر ہے جناب بیگ نے قوم کو نوید سنائی کہ یہ میزائل ۵ سو کلوگرام سے زائد لوڈ لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ نیز ان میں رہنمائی کا نظام بھی شامل ہے یہ اس سال کی سب سے بڑی خبر ہے جس سے پاکستان کو بجا طور پر فخر محسوس کرنا چاہیئے چٹان کی اطلاع کے مطابق اس پر گذشتہ دسمبر میں کامیاب تجربہ ہوگیا تھا مگر جنرل ضیاء بعض وجوہ کی بنا پر اسے منظر عام پر لانا نہیں چاہتے تھے۔ وہ کسی موزوں وقت اور ماحول کے منتظر تھے لیکن اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ کار عظیم بھی پاکستان کے مایہ ناز ایٹمی سائنسدان جناب اے کیو خان نے سرانجام دیا ہے چٹان کے ذرائع کے مطابق جی ایچ کیو نے دو تین سال پہلے یہ ٹاسک جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے سپرد کیا تھا جسے انہوں نے اپنی شبانہ روز محنت لگن اور انہماک سے کامیابی کی منزل تک پہنچایا ہے محترمہ بے نظیر نے اس کارنامے کو اپنے ڈیڈی کے ساتھ منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے والد نے ۱۹۷۴ء میں خواب دیکھا تھا۔ وہ اب شرمندۂ تعبیر ہوا ہے ان کے اس دعوے کی کوئی حقیقت نہیں کیونکہ ۱۹۷۴ء کی بجائے ۱۹۸۵ء میں یہ منصوبہ ڈیزائن ہوا تھا اور جس کی تکمیل گذشتہ دسمبر میں کامیاب تجربے سے ہوئی اس سلسلے میں بعض ایسے حقائق اور واقعات ہیں جن کو اس وقت بے نقاب کرنا مناسب نہیں لگتا۔ لیکن اس امر میں کوئی ابہام نہیں کہ میزائلوں کی تیاری کا کریڈٹ ڈاکٹر اے کیو خان کو جاتا ہے۔

قادیانی حضرات ڈاکٹر اے کیو خان کے خلاف پوری دنیا میں شر انگیز تشہیری مہم چلا رہے ہیں کیونکہ ان کی راہ میں یہی شخص حائل ہے محترمہ بے نظیر کو معلوم ہونا چاہیئے کہ بالآخر بھٹو صاحب کو بھی اس حقیقت کا اچھی طرح ادراک ہوگیا تھا کہ قادیانی پاکستان کو کسی قیمت پر ایٹمی طاقت بنتے نہیں دیکھ سکتے بھٹو صاحب اگرچہ شروع میں قادیانی مسئلہ کو محض ملاؤں کی جنگ سمجھتے تھے مگر اپنے اقتدار کے آخری ایام میں ان پر یہ تلخ حقیقت آشکارا ہوگئی تھی کہ قادیانی لابی ان کے اقتدار کا گھیرا تنگ کر رہی ہے۔ اس لیے محترمہ وزیر اعظم کو ان کی سرگرمیوں سے باخبر رہنا چاہیئے جو ٹولہ مسٹر بھٹو اور جنرل ضیاء کے لیے خطرناک ثابت ہوا، وہ بے نظیر کے لیے بھی مہلک ثابت ہو سکتا ہے یہ امر نہایت قابل توجہ ہے کہ پیپلز پارٹی کے برسر اقتدار آنے پر قادیانی برادری نہایت مسرور ہے۔ انہیں معلوم ہے ..... کہ پی پی پی سیکولرزم کو سیاست پر ترجیح دیتی ہے اور مذہب کو نجی معاملہ قرار دیتی ہے اس لیے وہ اس دور کو اپنی بقا اور فروغ کا وسیلہ سمجھ کر شادمانی محسوس کر رہی ہے یہ ٹولہ اب کلیدی عہدوں تک رسائی حاصل کر چکا ہے اور اپنے حامیوں کو اقتدار کی لذت سے ہمکنار کرنا چاہتا ہے۔ میں یہ بات تفریح طبع کے لیے نہیں لکھ رہا ہوں بلکہ اہل پاکستان کے علم میں یہ تلخ حقائق لا رہا ہوں یہ حقائق اس قدر ہولناک ہیں کہ وطن کی محبت سے سرشار لوگوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ پاکستان کے حساس اور اہم شعبوں پر قادیانیوں کا تسلط بڑھ رہا ہے دفاعی اداروں میں ان کی تعداد خطرناک حدوں کو چھو رہی ہے۔ جنرل ضیاء کی ناگہانی رحلت کے بعد دفاعی اداروں کے کئی سربراہ قادیانی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں مقام فکر ہے کہ ہماری ڈیفنس فورسز کے سربراہ اگر غیر مسلموں کے دائرہ اختیار میں آ گئے